بسم اللہ الرحمن الرحیم

میڈم سپیکر،

معزز ارکان اسمبلی،

السلام علیکم

آپ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان دنوں وطن عزیز کو سیلاب کی تباہ کاریوں کا سامنا ہے۔ میں سیلاب کی صورت حال اور اس سے نمٹنے کیلئے حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات کے بارے میں آپ کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں۔ تاریخ کے اس بدترین سیلاب نے خیبر پختونخوا، پنجاب، سندھ، بلوچستان، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان کے وسیع رقبے میں ایسی ہولناک تباہی مچائی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس کے نتیجے میں اب تک 2 کروڑ سے زائد افراد متاثر ہو چکے ہیں یہ تعداد 2004ء کے سونامی، 2005ء کے زلزلے ،قترینہ اور 2010ء میں ہیٹی کے زلزلے میں ہونے والی تباہی کی مجموعی تعداد سے زیادہ ہے۔ اس سیلاب میں 79 (اُناسی) اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔ خیبر پختونخواہ میں 24، پنجاب میں 12، سندھ میں 19، بلوچستان میں 10، آزاد جموں وکشمیر میں 7 اور گلگت بلتستان میں 7 اضلاع کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

میں نے ہر علاقے میں جا کر سیلاب متاثرین کی مشکلات اور مسائل کو ذاتی طور پر دیکھا۔ میرے ملک کے لاکھوں لوگوں کی زندگی بھر کی کمائی سیلاب کی نذر ہو گئی ہے، قیمتی جانوں کا نقصان ہوا ہے، ان کو صحت، خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات زندگی کے حوالے سے شدید مشکلات کا سامنا ہے لیکن میں نے ان متاثرین کے چہروں پر عزم اور ہمت کی وہ جھلک دیکھی جو عظیم قوموں کا خاصہ ہوتی ہے۔

اقوام متحدہ کے اداروں اور این ڈی ایم اے (NDMA) کے ابتدائی اندازوں کے مطابق 14 لاکھ ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں، 13 لاکھ گھروں کو نقصان پہنچا۔ 75 لاکھ افراد بے گھر ہوئے، 1600 سے زائد افراد جاں بحق اور تقریباً 2600 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

ماہرین کا خیال ہے کہ ملک کو فصلوں، مویشیوں اور انفراسٹرکچر کے نقصانات کے حوالے سے 350 سے 500 ارب روپے یعنی 4 سے 6 ارب ڈالر تک کا نقصان ہوا ہے۔ سیلاب سے ایک ہزار پل اور 400 کلومیٹر سے زائد لمبی سڑکوں کو شدید نقصان پہنچا جن کی دوبارہ تعمیر پر اربوں روپے کا خرچ آئے گا۔

PEPCO کی رپورٹ کے مطابق بجلی کی تنصیبات کو بھی اربوں روپے کا نقصان پہنچا۔ بیشتر علاقوں میں گرڈ سٹیشن، ٹرانسفارمر اور ٹرانسمیشن لائنز تباہ ہو گئیں۔ زرعی اراضی کا تقریباً 30 فیصد حصہ اس سیلاب سے متاثر ہوا ہے۔

میڈم سپیکر !

ہم اپنی تاریخ کے ایک انتہائی نازک اور اہم موڑ پر کھڑے ہیں۔ یہ وقت ہم سے ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے کا تقاضا کرتا ہے۔

ہمیں اپنے ان ہم وطنوں کے رنج وغم اور محرومیوں کا احساس کرنا ہوگا جو سیلاب کی تباہ کاریوں کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ وقت انفرادی اور قومی سطح پر ایثار اور قربانی کا ہے۔ 3 ستمبر تک وزیراعظم فلڈ ریلیف فنڈ میں 4 بلین روپے جمع ہو چکے ہیں۔ ڈونرز کی طرف سے خاطر خواہ امداد کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت نے نیشنل اوور سائٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کونسل (NODMC) کے قیام کا اعلان کیا ہے تا کہ صوبائی نمائندوں کے ساتھ مل کر امدادی سامان کی شفاف اور مساویانہ تقسیم کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس سلسلے میں مشترکہ مفادات کونسل (CCI) کا اجلاس بھی طلب کیا ہے تا کہ صوبوں کی سفارشات کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔

ہماری حکومت نے این ڈی ایم اے کے توسط سے سیلاب سے متاثر ہونے والے 33 لاکھ افراد کی صحت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ادویات اور ضروری سامان فراہم کیا۔ ان میں 18 لاکھ پانی صاف کرنے کی گولیاں، 4 لاکھ کمبل، 7167 ٹن کھانے پینے کی اشیاء اور 2 لاکھ خیمے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 50,000 مزید خیمے کل تک تیار ہو جائیں گے۔

پاک فوج کے جوانوں نے انتہائی جرات اور فرض شناسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 13 لاکھ 49 ہزار سے زائد افراد کو ہیلی کاپٹرز اور کشتیوں کے ذریعے سیلاب زدہ علاقوں سے باہر نکالا۔

وزارت صحت عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے متاثرہ صوبوں کے عوام کو ادویات اور دیگر سامان فراہم کر رہی ہے۔
اس سامان میں 15 لاکھ ڈالر مالیت کی Emergency Health Kits,
Diarrohea Kits, Trauma Kits شامل ہیں۔ مجموعی طور پر 38 لاکھ مالیت سے زائد کی طبی امداد فراہم کی جا چکی ہے۔

میری ہدایت پر ایک National Steering Committee on Health Preparedness and Response (HEPR) قائم کی گئی جس کا پہلا اجلاس وفاقی سیکرٹری ہیلتھ کی صدارت میں ہوا اور اس میں صوبائی سیکرٹری صحت اور UNFPA, UNICEF, WHO کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ اسلام آباد، پشاور، ملتان، سکھر اور کوئٹہ میں صحت کے رابطہ Cluster قائم کئے گئے۔ اسی طرح Diarroheal Disease سے متعلق فیڈرل ٹاسک فورس کو متحرک کیا گیا۔ مجموعی طور پر 44 اضلاع کے لئے 72 Diarroheal Treatment Centre قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ ان میں سے 20 سینٹرز قائم کئے جا چکے ہیں جبکہ باقی 52 کے لئے انتظامات تیزی سے مکمل کئے جا رہے ہیں۔ Disease Early Warning System بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس وقت متاثرہ علاقوں میں 479 ہیلتھ سنٹرز اور دور دراز کے علاقوں میں 544 موبائل کیمپ کام کر رہے ہیں۔

ملک کے 52 اضلاع میں 33,222 لیڈی ہیلتھ ورکرز امدادی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔ وزارت صحت نے 5 سال سے عمر کے تمام بچوں اور حاملہ خواتین کے لئے EPI پروگرام کے تحت ویکسینیشن (Vaccination) کے انتظامات کئے ہیں۔

یہ جان کر مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ PRIME MINISTER NATIONAL HEALTH VOLENTIEER PROGRAMME میں ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹرز اور نرسز نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اس پروگرام کا اعلا

ن میں نے سیلاب کے کچھ دن کے بعد کیا تھا کہ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروائیں تا کہ سیلاب زدگان کو ممکنہ بیماریوں سے بروقت بچایا جاسکے۔ میں ان تمام رضا کار ڈاکٹروں اور ان کے ملحقہ عملے کو سلام پیش کرتا ہوں جو فوراً سیلاب زدہ علاقوں میں پہنچ گئے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے اندر قومی جذبہ موجود ہے۔ اس موقعے پر میں باقی تمام ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف سے بھی درخواست کرونگا کہ وہ فلڈ ریلیف کیمپس میں جا کر دکھی انسانیت کی خدمت کریں۔

میڈم سپیکر !

عالمی برادری نے اس تباہ کاری کا فوری نوٹس لیا، اقوام متحدہ اور او آئی سی کے سیکرٹری جنرل صاحبان نے پاکستان کا دورہ کیا۔ اقوام متحدہ نے اس سیلاب کو کرہ ارض کی سب سے بڑی آفت قرار دیا۔ آزمائش کی اس گھڑی میں اقوام متحدہ کے ادارے جن میں UNHCR، UNICEF، OCHA، WHO اور WFP شامل ہیں، بھرپور امداد اور تعاون فراہم کر رہے ہیں۔ اسی طرح OIC اور IRC بھی پوری طرح متحرک ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، یورپین یونین، سعودی عرب، ترکی، جرمنی، چین اور دیگر ممالک متاثرین سیلاب کی امداد اور ریلیف کے سلسلے میں آپکی حکومت کے شانہ بشانہ ہیں۔ یورپی یونین نے 30 ملین یورو کی امداد کو بڑھا کر 70 ملین یورو کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بیرون ممالک سے امدادی سامان اور خوراک لے کر اب تک 173 فلائٹس پاکستان پہنچ چکی ہیں۔ ان تمام ممالک کی طرف سے جو عطیات اور مدد فراہم کی جا رہی ہے ان کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

میں اس معزز ایوان کے توسط سے قوم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت اپنے تمام وسائل کو متاثرین کی امداد کے لئے بروئے کار لا رہی ہے۔ حکومت نے اب تک 1202 ملین روپے مالیت کی ہنگامی امداد فراہم کی ہے۔ ہر خاندان کو 20 ہزار روپے کی ادائیگی سے یہ رقم 40 بلین روپے ہو جائے گی۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام تین ماہ تک 12 ہزار روپے فی خاندان ادا کرے گا اور یہ رقم مذکورہ رقم کے علاوہ ہوگی۔

حالات کا تقاضا ہے کہ ملکی معیشت کو بحران سے بچانے کے لئے فوری اور ضروری اقدامات کئے جائیں۔ اس سلسلے میں ہمیں اپنی ترجیحات کو از سر نو ترتیب دینا ہے، اخراجات کو کم کرنا ہے، فنڈز کو ترجیحات کے مطابق منتقل کرنا ہے اور بچت کے لئے کئے جانے والے اقدامات پر عمل کو یقینی بنانا ہے۔ ہمیں اپنے کئی ترقیاتی اقدامات کو ملتوی کر کے مالی وسائل کو تعمیری کوششوں کی طرف لے جانا ہے۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کم از کم آئندہ 3 برسوں کے لئے تعمیر نو پر ہونے والے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے حکومت اپنے اندرونی اور بیرونی وسائل کو متحرک کرے گی۔

NDMA نے Damage and Need Assessment (D&NA) کی بنیاد پر ایک جامع منصوبہ تیار کیا ہے تا کہ سیلاب کی تباہ کاریوں اور اس سے پیدا ہونے والی صورت حال سے منظم انداز میں نمٹا جا سکے۔

اس سلسلے میں تین مراحل یعنی ریسکیو، ریلیف آپریشنز، تعمیر نو اور Rehabilitation شامل ہیں۔ موجودہ حالات اور فوری ضروریات کے تحت حکومت نے طے کیا ہے کہ:

☆ Relief Process جس کی منصوبہ بندی ابتدائی طور پر 30 اکتوبر تک کے لئے کی گئی تھی، اب 6 ماہ تک جاری رہے گا۔

☆ حکومت پاکستان اور متعلقہ سٹیک ہولڈرز کی طرف سے Early recovery process، 30 دسمبر تک مکمل کرلیا جائے گا
۔

☆ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی طرف سے
Damage and need assessment کا کام 30 ستمبر تک مکمل کرلیا جائے گا۔

☆ حکومت پاکستان یکم دسمبر سے ایک Resource Mobilization Plan پر کام شروع کرے گی جو Rehabilitation and Reconstruction Process کی تکمیل تک جاری رہے گا۔

☆ Damage and need assessment کی بنیاد پر ایک انٹرنیشنل ڈونرز کانفرنس اکتوبر یا نومبر میں منعقد کی جائے گی
۔

سیلاب سے ہونے والے نقصان کا اندازہ ہوتے ہی میں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ تمام سیاسی قیادت کو اعتماد میں لیا جائے اس وقت کچھ سیاسی قائدین سیلاب زدہ علاقوں میں مصروف تھے جبکہ کچھ ملک میں موجود نہ تھے۔ کل قائد حزب اختلاف نے آل پارٹیز کانفرنس کی جو تجویز پیش کی میرے ذہن میں بھی یہی تصور موجود تھا۔ میں ان کی اس تجویز کو قبول کرتا ہوں اور آل پارٹیز کانفرنس فوری بلانے کا اعلان کرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اس کانفرنس میں اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو مدعو کیا جائے اور ان کی تجاویز سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ کانفرنس کی تاریخ کا تعین سیاسی رہنماؤں ساتھ باہمی صلاح ومشورے کے بعد کیا جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کانفرنس فوری طور پر منعقد ہوتا کہ ہمارے مصیبت زدہ بھائیوں اور بہنوں کی جلد بحالی اور آبادکاری ممکن بنائی جاسکے۔

ہماری حکومت درمیانے اور چھوٹے سائز کے ڈیمز کو ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کرنے کی منصوبہ بندی بھی کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں دیامر بھاشا جیسے میگا ڈیم کو ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا۔

یہاں میں ایک اہم مسئلہ کی نشاندہی بھی کرنا چاہتا ہوں۔ ایک قوم کی حیثیت سے ہمارے مستقبل کے خدوخال اس بنیاد پر اجاگر ہوں گے کہ ہم اپنے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے منصوبے کس حد تک پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ جنگلات کے کٹاؤ کے نتیجے میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ کٹاؤ کے عمل کو کم کرنے کیلئے ہمیں اپنے جنگلات کے رقبے میں اضافہ کرنا ہوگا کیونکہ زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر اور شجرکاری میں اضافہ کرکے ہی ہم مستقبل میں ایسی آفت سے بڑی حد تک محفوظ ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں عوام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا اور ہمیں ٹمبر مافیا کے خلاف سخت اقدامات کرنے ہوں گے۔ اس بارے میں متعلقہ قانون پر نظر ثانی کی اشد ضرورت ہے۔

میں ایک بار پھر اپنی حکومت کے اس پختہ عزم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہم متاثرین سیلاب کی امداد، بحالی اور آبادکاری کے لئے

کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے۔ اس سلسلہ میں حقیقی کام کا آغاز ہو چکا ہے لیکن اس حوالے سے ہمیں ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔ متاثرین سیلاب کے لئے جو امدادی کام اور کوششیں شروع کی گئی ہیں ان کی رفتار کو برقرار رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہم اس کے لئے اپنے عوام کے بھرپور تعاون سے انشاء اللہ آگے بڑھیں گے۔ میں دوٹوک الفاظ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سیلاب متاثرین کی امداد، بحالی اور آبادکاری کے ساتھ ساتھ تعمیر نو کے کاموں میں ہماری حکومت کسی سطح پر کسی کوتاہی اور غفلت کو برداشت نہیں کرے گی۔

میڈم سپیکر !

ساری دنیا جانتی ہے کہ ہماری حکومت مفاہمت، مشاورت اور مصالحت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ جب بھی قومی مفادات اور وقار کا مرحلہ درپیش ہوا تو ہم نے جماعتی اور سیاسی مفادات پر قومی یکجہتی اور اتفاق رائے کو ترجیح دی۔ اسی جذبے کے تحت میں اس معزز ایوان کی وساطت سے ایک بار پھر وطن عزیز کی تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سیلاب سے پیدا ہونے والی صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے لئے اتفاق اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

آیئے، ہم سب ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں اور اپنے تمام وسائل ان ہم وطن بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے بروئے کار لائیں جو مصیبت اور ابتلاء کی گھڑی میں ہمارے منتظر ہیں۔

آیئے، ہم مل کر اپنے ان ہم وطنوں کی مدد کریں کیونکہ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے اور ملکی وسائل پر ہر پاکستانی کا یکساں حق ہے۔

میں نہایت فراخدلی کے ساتھ ان تمام مخیر حضرات، اداروں، رضاکاروں، نوجوانوں، بچوں، خواتین، میڈیا، غرض قوم کے ہر فرد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو سیلاب متاثرین کی مدد کے لئے اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ میں ان رضاکاروں اور افراد کا بھی شکرگزار ہوں جو بیرون ممالک سے آکر متاثرین سیلاب کی کسی طور بھی مدد کر رہے ہیں۔ مجھے قومی میڈیا سے بھی بجا طور پر توقع ہے کہ وہ اپنی اہم ذمہ داریاں قومی مفادات اور عوام کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے ادا کریں گے۔

میڈم سپیکر !

ہماری قوم آزمائش کی ہر گھڑی سے سرخرو ہو کر نکلنا جانتی ہے اور ہم اپنی اجتماعی کوششوں سے اپنے وطن عزیز کو پہلے سے زیادہ مضبوط، توانا اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔ میں متاثرین سیلاب کو ایک بار پھر یقین دلاتا ہوں کہ وہ خود کو تنہا تصور نہ کریں، قوم کا ہر فرد ان کے ساتھ ہے۔ ان کی امداد، بحالی اور آبادکاری ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے ہم اس قدرتی آفت کو ملک کی بہتر تعمیر نو کا ذریعہ بنا دیں گے۔

میڈم سپیکر!

جہاں ہم سیلاب کی تباہ کاریوں سے نبرد آزما ہیں وہاں یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ ایسے حالات میں بھی دہشت گرد اپنے ناپاک ایجنڈے پر کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان دہشت گردوں نے کل یوم القدس کے موقع پر کوئٹہ میں 45 سے زیادہ معصوم مسلمانوں کی جانیں لیں یہی نہیں بلکہ چوتھے خلیفہ راشد حضرت علیؓ کے یوم شہادت کے دن اپنی سفاکانہ کارروائی میں 35 معصوم لوگوں کو شہید کیا اور جس میں سو سے زیادہ افراد زخمی ہوئے۔ 23 اگست کو دہشت گردی کی ایک اور افسوس ناک واردات میں وانا کی ایک مسجد میں خودکش حملہ ہوا اور

اس کے نتیجہ میں سابق ایم این اے مولانا نور محمد سمیت 30 افراد شہید اور 70 زخمی ہوئے۔ یہ حملے اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ان بے رحم لوگوں کے نزدیک نہ انسانی جان کی کوئی قدر ہے اور نہ مذہب کا تقدس۔ ان کا واحد مقصد خوف و ہراس اور فساد پھیلانا ہے تاکہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کر سکیں لیکن شاید ان کو اس بات کا علم نہیں کہ اللہ نے کبھی بھی ظالموں اور قاتلوں کو کامیاب نہیں کیا۔ ہماری پوری قوم کا یہ پختہ عزم ہے کہ وہ دہشت گردی کے ناسور کو ختم کر کے دم لے گی۔

سیلاب کی تباہ کاریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمام اہل وطن سے اپیل کرتا ہوں کہ اس بار عید الفطر انتہائی سادگی کے ساتھ منائیں میں نے اس ضمن میں فیصلہ کیا ہے کہ پرائم منسٹر ہاؤس کی بجائے میں عید کا دن سیلاب سے متاثرہ افراد کے ساتھ مناؤں گا۔ میری تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ بھی سیلاب زدگان کو عید کے موقع پر اپنے ساتھ شامل کریں۔

رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی برکتوں سے نوازے اور آزمائش کی اس گھڑی میں ہمیں ثابت قدم رہنے اور ملک و قوم کی خدمت کرنے کا جذبہ اور راہنمائی عطا فرمائے۔ (آمین)

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆